© rasailojaraid.com

اقبال کا فلسفۂ خودی اور فلاسفۂ مغرب

از

(جناب مظفر شاہ خاں صاحب ایم۔ اے)

علامہ کی شاعری، فلسفیانہ نکات کے توضیحی و تشریحی نوٹ ہیں ان کا پیام خودی درحقیقت ایک زبردست مابعد الطبیعاتی نظریہ ہے جو اس سے قبل مغربی فلسفہ میں مسئلہ ارتقا کے نام سے موسوم رہا ہے، اقبال نے اساسی طور پر تو اسی کی اتباع کی ہے مگر اس کو اسلامی رنگ میں پیش کیا ہے۔

قرآن حکیم فرماتا ہے کہ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ طِينٍ ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً فِي قَرَارٍ مَكِينٍ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظَامًا فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ لَحْمًا ثُمَّ أَنْشَأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ ۔ اور ایک دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے۔ فَإِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُضْغَةٍ وَنُقِرُّ فِي الْأَرْحَامِ مَا نَشَاءُ إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوا أَشُدَّكُمْ چنانچہ ان آیات کی تفسیر مولانا روم اس طرح کرتے ہیں۔

آمدی اول بہ اقلیم جماد — وز جمادی در نباتی اوفتاد
سالہا اندر نباتی عمر ... کرد — وز جمادی یاد نا ورد از نبرد
وز نباتی چوں بہ حیواں اوفتاد — نامدش حال نباتی ہیچ یاد
جز ہمیں میلے کہ دارد سوئے آں — خاصہ در وقت بہاراں ضیمراں
باز از حیواں سوئے انسانیش — می کشد آں خالقے کہ دانیش
ہم چنیں اقلیم تا اقلیم رفت — تا شد اکنوں عاقل و دانا و زفت
عقل ہائے اولینش یاد نیست — ہم ازیں عقلش تحول کردنیست
تا رہد زیں عقل پر حرص و طلب — صد ہزاراں عقل بیند بوالعجب

مثنوی مولوی دفتر چہارم

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اقبال اپنے مرشد رومی کی طرح اس کے معتقد ہیں کہ انسان متعدد منازل طے کرتا ہوا اس حد تک انسانیت پر فائز ہوا ہے اور وہ ابھی برابر ترقی کر رہا ہے "ہم ازیں عقلش تحول کردنی ست" یہاں تک کہ وہ آئندہ ترقی کرتے کرتے ایک ملکوتی درجہ (فوق البشر) پر پہنچ جائے گا جو روحانیت و جسمانیت کا مجموعہ ہوگا اسی باعث وہ انسان کے مادی و جسمانی عنصر کو فانی اور روحانی کو ابدی تصور کرتے ہیں۔

جوہرِ انساں عدم سے آشنا ہوتا نہیں   خاک ہونا ہو مقدر جس کا وہ گوہر نہیں

ہاں اس درجہ پر فائز ہونے کے لئے فرد کو کامل ہونا چاہئے۔ اس مرتبہ کے حصول کا ذریعہ وہ خودی کو بتاتے ہیں، اس کی تربیت حیاتِ انسانی کا سب سے عظیم نصب العین ہے، انسان جس قدر اس کے حصول کی کوشش کرتا جاتا ہے، اسی قدر وہ اس مرتبہ سے قریب تر ہوتا جاتا ہے اور ملکوتی صفات سے متصف! اور جس قدر اس سے دور ہوتا ہے اتنا ہی حیوانیت میں پھنستا چلا جاتا ہے۔

علامہ کے ان دونوں نظریوں کی بنیاد فلاسفۂ مغرب کے عظیم ترین نظریہ "ارتقا" پر مبنی ہے! وہ اپنے اس نظریۂ ارتقا اور فوق البشر کی توجیہ خود ان الفاظ میں کر چکے ہیں۔

لیکن وہ (انسان) ابھی فردِ کامل نہیں ہے "اگرچہ فی الحال ایسے افراد کا وجود ہمارے تخیل کے علاوہ دوسری جگہ نہیں پایا جاتا لیکن انسانیت کا تدریجی نشو و نما اس بات کی دلیل ہے کہ زمانۂ آئندہ میں افرادِ یکتا کی ایسی نسل پیدا ہوگی جو حقیقی معنی میں خلافت و نیابتِ الٰہیہ کی اہل ہوگی۔

اقبال کا نظریہ تدریجی ارتقا اگرچہ بظاہر مغربی فلسفہ کے اثرات کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے لیکن حقیقت میں وہ برگساں اور نٹشے سے کہیں پہلے اسے مرشدِ کامل (رومی) کے یہاں دیکھ چکے تھے چنانچہ وہ ڈاکٹر نکلسن کے موسومہ خط میں لکھتے ہیں "وہ انسانِ کامل کے متعلق میرے تخیل کو صحیح طور پر نہیں سمجھ سکا یہی وجہ ہے کہ اس نے غلط بحث کر کے میرے انسانِ کامل اور جرمن مفکر کے فوق الانسان کو ایک ہی چیز فرض کر لیا۔ میں نے آج سے تقریباً بیس سال قبل انسانِ کامل کے متصوفانہ عقیدے پر قلم اٹھایا تھا اور یہ وہ زمانہ ہے جب نہ تو نٹشے کے عقاید کا غلغلہ میرے کانوں تک پہنچا تھا نہ اس کی کتابیں میری نظروں سے گذری تھیں" یہاں اقبال کے فردِ کامل اور نٹشے کے فوق البشر پر کوئی تاریخی بحث مدِ نظر مقصود نہیں ہے بلکہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جرمن مفکر اور ہندی مفکر کے نظریات پر تفصیلی نظر ڈالتا ہے۔

نیٹشے (Nietzsche) نے برگساں ہی کے تخلیقی ارتقاء سے اپنے فوق البشر کو اخذ کیا ہے۔ برگساں کا نظریہ تخلیقی ارتقاء حقیقتاً اس کے فلسفہ تغیر کی ایک اہم کڑی ہے جس پر اس کے تمام فلسفیانہ نظریات کی عمارت کھڑی ہے چنانچہ وہ کہتا ہے۔

"حیات اپنی ترقی کی مناسبت سے بے شمار مظاہر میں رونما ہوتی ہے یہ مظاہر اپنے مشترکہ ماخذ کے لحاظ سے ایک دوسرے کی تکمیل کرتے ہیں۔

تو اسے پیمانۂ امروز و فردا سے نہ ناپ جاوداں، پیہم دواں، ہر دم جواں ہے زندگی (اقبال)

پھر بھی ایک دوسرے کے مخالف و متباین ہیں اسی وجہ سے انواع کا اختلاف بڑھتا ہی رہتا ہے بعض انواع کی ترقی مسدود ہو گئی ہے، بعض انواع رجعت کر رہی ہیں ارتقاء محض ایک استدراجی حرکت نہیں ہے۔ اکثر صورتوں میں ہم دیکھتے ہیں کہ یہ حرکت مسدود ہو جاتی ہے مگر اس میں انحراف اور رجعت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ترقی ہو رہی ہے" (برگساں)

اقبال کے فرد کامل کی بنیاد بھی اسی تخلیقی ارتقاء پر ہے اس پر یقین رکھتے ہیں کہ "انسانیت کا متدریجی نشوونما اس بات کی دلیل ہے کہ زمانہ آیندہ میں افراد کی ایسی نسل پیدا ہوگی جو حقیقی معنوں میں خلافت و نیابت الٰہیہ کی اہل ہوگی یہیں سے اقبال کے فرد کامل اور نیٹشے کے فوق البشر کے مباحث کا آغاز ہوتا ہے لیکن برگساں کے تخلیقی ارتقاء نیٹشے کے فوق البشر اور اقبال کے فرد کامل کے درمیان ایک اہم کڑی اور ہی ہے اور وہ فلاسفہ مغرب کا نظریہ حیاتیت (Vitalism) ہے جس کو اگرچہ مخصوص طریقہ سے برگساں کے تخلیقی ارتقاء نے روشناس کرایا مگر ولگو تیلور، ہیڈ مارگن بھی اس کی اشاعت میں کافی حصہ لے چکے ہیں۔ البتہ ان کا نقش نقش ثانی ہے۔

ہاں البتہ برگساں اپنے ان دونوں نظریوں کے ماحصل کو مربوط نہ کر سکا، اس کے تخلیقی ارتقاء اور نظریہ حیاتیت میں ایک زبردست بعد ہے اس لئے کہ برگساں حیات کی غایت اور مقصدیت (Teleology) کو تسلیم نہیں کرتا یا عمداً اس کے ذکر سے گریز کرتا ہے لیکن نظریہ حیاتیت اس کے برخلاف حیات کو بے مقصد قرار نہیں دیتا بلکہ اس کا دعویٰ یہ ہے کہ حیات ارتقاء کے مدارج

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

طے کر رہی ہے اور اعلیٰ ترین منزل کی طرف جا رہی ہے نیٹشے برگسان کی طرح اس مضحکہ خیز غلطی میں نہیں پھنسا اس نے حیات اور تخلیقی ارتقا میں ربط پیدا کر سکے اس کی اس غایت کا جسے برگسان نامعلوم اور ناقابل علم کہہ چکا تھا پتہ لگا لیا وہ اس کی غایت فوق البشر (سپرمین) بتاتا ہے اس نے ارتقار کی اعلیٰ ترین منزل کا تعین کر دیا اور یہیں سے برگسان، نیٹشے سے علیحدہ ہو جاتا ہے کہ نیٹشے کے فوق البشر اور اقبال کے فرد کامل کی بنیاد حیات کی مقصدیت ہے۔

اے کہ از تاثیرِ افیوں[1] خفتہ ای — عالمِ اسباب را دوں گفتہ ای

خیز وا کن دیدۂ مخمور را — دوں مخواں ایں عالمِ مجبور را

حق جہاں را قسمت نیکاں شمرد — جلوہ اش با دیدۂ مومن سپرد

نیٹشے کا فوق البشر

فوق البشر کے متعلق نیٹشے کوئی مستقل نظریہ قایم نہ کر سکا، پہلے وہ کہتا ہے کہ اس کا مصداق صرف ایک شخص بن سکتا ہے اور نپولین کو وہ فوق البشر تسلیم کر لیتا ہے اور کبھی وہ واگز کو فوق البشر یا بنی آدم کا معلم اعظم سمجھتا رہا لیکن کچھ عرصہ بعد اس کے خیالات پھر بدل گئے اور ۱۸۸۵ء میں جب کہ اس کے اس نظریہ کی کافی اشاعت ہو چکی تھی اس نے فوق البشر کے متعلق ان خیالات کا اظہار کیا

"آج دنیا جب کہ خود غرض ہو گئی ہے لوگ خطا میں اور عیب جیں ہو گئے ہیں اور افراد انسانی قعر مذلت میں جا گرے ہیں، جدید نمونۂ انسانی، کے قیام کی کیا صورت ہو سکتی ہے؛ بہر کیف عہد حاضر میں ایسے تین نمونے موجود ہیں جو بہت دنوں تک آنے والی نسلوں کے لئے دلیلِ راہ اور مشعلِ ہدایت ہوں گے، یہ تین نمونے، رو سو، گیٹے اور شوپنہار ہیں اول الذکر میں جوش و حرارت بہت زیادہ ہے

---

[1] افیوں، متشایم فلسفۂ حیات Passimism جو تصوف کے ہاتھوں تمام عالم اسلام پر چھایا ہوا ہے [illegible] لیپزگ میں ۱۸۱۳ء پیدا ہوا اور ۱۸۸۳ء میں وینس میں انتقال کیا وہ موسیقیت میں ماہر تھا مزاروں سا اس کے مداح و قدرداں تھے۔ اس کا اصلی کارنامہ یہ تھا کہ اس نے ڈراموں کے راگ اور گیتوں میں اصلاح کی، واگز کی موسیقیت نے نیٹشے کو اس کا مداح بنا دیا تھا اس لئے نیٹشے عمر بھر موسیقیت کا شائق رہا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور عوام کو قابو میں رکھنے کی قوت ہے۔ ثانی الذکر ان چند اشخاص کے لئے دستور العمل کا کام دے سکتا ہے جو رئیسانہ انداز سے رہتے ہیں اور جن سے عوام کو بدظنی ہے۔ آخر الذکر اپنے متبعین سے سخت محنت و مشقت کا طالب ہے، اس لئے وہ صرف محنتی اور جفاکش اشخاص کے لئے مشعلِ راہ بن سکتا ہے اور ان لوگوں کے لئے نہیں جو سوچتے رہتے ہیں اور کرتے کچھ بھی نہیں۔"

لیکن وہ اپنے اس نظریہ میں زبردست متشکک ہے وہ اپنے مسلک کی تفصیل نہیں کر سکتا، کبھی وہ فوق البشر سے اعلیٰ شخصیت مراد لیتا ہے اور کبھی "اعلیٰ صنف" مراد لینے لگا، لیکن اقبال متشکک نہ تھے اس لئے ان کا فرد کامل نٹشے کے فوق البشر کا کامیاب تتبع نہیں ہے بلکہ ان دونوں کے نظریوں میں ایک بنیادی مماثلت ہے اور بس!

علامہ اپنے فوق البشر کو ہمارے سامنے اس طرح پیش کرتے ہیں کہ

نایبِ حق در جہاں آدم شود　　بر عناصر حکم او محکم شود

علامہ چونکہ اسلام کے سچے پرستار تھے اس لئے برگساں یا نٹشے کی طرح تردید مذہب کے ساتھ اپنے نظریوں کو پیش نہیں کیا ہے بلکہ مذہبی رنگ میں پیش کیا، خصوصاً فرد کامل کا نظریہ اِنّی جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَہ کی ایک زبردست صحیح عملی تفسیر ہے، حالانکہ نٹشے بیانگ دہل کہتا کہ "میں مسیحیت کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں اور اس پر وہ بڑے سے بڑا جرم عاید کرتا ہوں جو ایک حاکم ایک ملزم پر عاید کر سکتا ہے، میں مسیحی مذہب کو دنیا کی سب سے بڑی بدکاری سمجھتا ہوں میرے نزدیک مسیحیت بہت بڑی لعنت بہت بڑی ضلالت اور بہت بڑا انتقام ہے۔ (از نٹشے)

نٹشے کا فوق البشر اپنے اندر نسلی امتیاز رکھتا ہے، اقبال کا فوق البشر (فرد کامل) اس نسلی امتیاز سے بہت دور ہے، وہ مخلوق کا سچا رہنما ہوگا، ادنیٰ و اعلیٰ کی کوئی تخصیص نہیں تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَاءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اس کا پیام اولیں ہوگا۔

اقبال اور نٹشے کے فرد کامل اور فوق البشر کے ظہور کے شرائط۔

علامہ کہتے ہیں کہ اس فوق البشر کے ظہور کی پہلی شرط یہ ہے کہ بنی نوع آدم جسمانی اور دماغی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دونوں پہلوؤں سے ترقی یافتہ بن جائیں، اسی لئے انھوں نے مختلف صورتوں سے تو لئے عملی اور عقلی کو ابھارا ہے، ان کا فرد کامل سب سے پہلے دستور الٰہیہ (شریعت اسلام) کی اطاعت کامل کا درجہ طے کر کے شعور ذات اور ضبطِ نفس کے اعلیٰ درجہ پر متمکن ہوگا، لیکن یہ فردِ کامل دستورِ الٰہیہ کی اطاعت کے بغیر شعور کامل کا حامل نہیں ہو سکتا، یہی شعورِ کامل اقبال کا نظریہ خودی ہے جس کی تشریح اقبال کی شاعری سے آئندہ اوراق میں نظر سے گذرے گی۔

نیٹشے کہتا ہے کہ موجودہ نسلِ انسانی سے ایک زبردست دل و دماغ والی امارت پسند جماعت پیدا ہونے والی ہے جو یورپ کے عوام پر حکومت کرے گی اس جماعت سے ایک خاص یورپین قوم نمودار ہوگی جو سربرآوردہ (Higherman) کہلائے گی، اس قوم سے ایک نئی صنف پیدا ہوگی جو فوق البشر کے نام سے موسوم ہوگی! ایک جگہ وہ کہتا ہے کہ "موجودہ نسلِ انسانی ہمارا نصب العین نہیں بلکہ اس کی اعلیٰ صنف یعنی فوق البشر ہے"

"نوع انسان کی ایک بہترین اور قوی ترین صنف عالم وجود میں آئے گی جس کے خصوصیات و شرائط عامۃ الناس سے بالاتر ہوں یہی صنف فوق البشر ہوگی۔

"زبردست رہنماؤں اور ذی اختیار ہستیوں کے ہاتھ میں بنی نوع آدم کے خیالات و حسیات کی باگ ہونی چاہیے اگرچہ وہ ہمیشہ باہمی اختلاط و ارتباط کے ذریعہ سے ان شخصیتوں سے بے نیاز ہونے کی کوشش کرتے رہیں گے، یہ زبردست ہستیاں ایک اور افراد انسانی کو نیک اخلاق کے لئے عقلمند بنائیں گی اور فوق البشر کی آمد کے لئے راستہ صاف کریں گے، یہ درحقیقت فوق البشر تک پہنچنے کے زینے ہیں" (از نیٹشے، اقبال اور نیٹشے کی اس اعلیٰ جماعت کے خصوصیات کیا ہوں گے؟ اقبال خود بتلاتے ہیں کہ فرد کامل یا نایب الٰہی دنیا میں انسانی ارتقا کی تیسری اور آخری منزل ہے، نایب (فرد کامل) اس زمین پر خدا کا نایب ہوتا ہے، وہ کامل خودی کا مالک اور انسانیت کا منتہائے مقصود ہے وہ دماغی اور جسمانی لحاظ سے حیات کا بہترین مظہر ہے۔"

ہر دور وسعتِ گردوں یگانہ (فرد کامل) نگاہِ او بہ شاخ آشیانہ (آخری منزل)

© rasailojaraid.com